فون نمبر ۲۶۱۳۵ — ۷۰۲ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۷۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

سالانہ در دستی — صرف چار روپے
فی پرچہ — ۱۰ پیسے

ترسیل زر کا پتہ
۱۔ محمد حسین شمس علوی کاکوری منیجر کاکوری اخبار ۳۴ دین آباد لکھنؤ
۲۔ مبارک بک ڈپو بندو ڈو مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۳
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے
اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے

جلد نمبر (۳) — ۱۵ مارچ سنہ ۶۵ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ — شمارہ نمبر (۱۳)

ہولی

لطیف احمد علوی آرزو
مقیم حیدرآباد دکن

دیکھ سکھی یک رنگا دوپٹہ مورا
کیسا رنگا رنگ رچا دوپٹہ مورا
دیکھ سکھی یک رنگا دوپٹہ مورا
چنچل رنگ ہوتے کبھو نہ بھائے
رنگ پہ رنگا موہ پہ نہ سا بھے
دیکھ پون ہر آئے دوپٹہ مورا
کیسا رنگا۔ رنگ رچا دوپٹہ مورا

کہاں چلی گوری گھونگھٹوا
مکھ پہ ڈال کے
گھونگھٹوا۔ مکھ پہ ڈال کے
پتلی کمریا بالی عمریا
چال پہ توری، لاگے نجریا
کہاں چلی گوری، اوڑھ بانکی
چوری گھونگھٹوا مکھ پہ ڈال کے

بڑا دکھ دینو، صورتیا دکھائے کے
نجریا لائے کے
من مندر میں تم کو بسائے کے
بڑا دکھ دینو صورتیا دکھائے کے
یہ کہو جائے سکھی ان سے مورا کہہ کے سلام
تڑپ تڑپ کے کٹی ہو رتن نہ آئے شام
کس جا کسی نہیں جات کیا کردی مورے دام
دکھ نہ گیت کو آس دکی نی خود ھد
بڑا دکھ دینو

ہولی کھیلیں شام مراری
نگھٹ اوٹ کھڑے گردھاری
رادھا نگھٹ مت۔ جا۔ ری
ہاتھ گلال۔ بھرے پچکاری ہولی کھیلیں شام مراری
رادھا نگھٹ مت۔ جا۔ ری
دیکھ نکس، کہیں رنگ نہ ڈالیں
اپنے ہی رنگ میں رنگ نہ ڈالیں
پنیاں بھرن مت۔ جا۔ ری
نگھٹ اوٹ کھڑے گردھاری
رادھا نگھٹ مت۔ جا۔ ری

ڈاکٹر سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گنج کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔

"قصہ ہائے جانفزا باز گو"

(۵)

غور سے سنئے بڑی شورش بڑا ہنگامہ ہے
اتنی آوازوں میں ہوگی دل کی اک آواز بھی

کھلی تحقیقات کا وقت آگیا۔

اب اگر یہ خبریں صحیح ہیں کہ پرنسپل کا استعفیٰ آرہا ہے۔ تو ہم بابو زورکی سنگھ صاحب سے عرض کریں گے کہ ایسی حالت میں جب دسویں کے وہ طلبا بھی شرکت امتحان کے لئے لکھنؤ جا چکے جن کے کاندھوں پر رکھکر نشانہ بازی کے کرتب دکھائے گئے تھے جن کو آلۂ کار بنا کر سکول کو تہس نہس کرنے کی سوچی گئی تھی۔ اب میدان بہت بڑی حد تک صاف ہوگیا۔ اور جو کچھ رہ گیا وہ صاف ہوتا نظر آرہا ہے۔ اب آپ قدم اٹھائیے۔ بیباک تحقیقات کیجئے۔ اسٹرائیک اور اسکے لوازمات۔ اسباب اور سازش اور سب سے زیادہ اس کے اثرات مابعد کیا رہے۔ کیا ہیں۔ دریافت فرمائیں۔ بابو جی دفتری مصروفیت پر نہ چھلے جائیے گا۔

بنے ہیں دوست سیاست تو دیکھ لے کوئی
وہ جن کو جرأت اظہار دشمنی نہ ہوئی

ہمارا کام صرف آپ کے گوش گذار کر دینا ہے تاکہ بعد میں آپ بھی ہمیشہ کی طرح یہ نہ کہہ پائیں کہ ہمیں علم نہیں ہوا۔ اسٹرائیک کی سازش میں کیا گہرائی تھی اور اس میں کیا اہمیت تھی یہ تمام رازہائے سربستہ آپ کو نہ دفتری ذرائع سے حاصل ہو سکتے ہیں نہ ذمہ داران اسکول سے۔ یہ اگر آپ کو معلوم ہو سکتا ہے تو بیباک انکوائری سے طلباء اور طلباء کے سرپرستوں سے یا ان چند ہستیوں سے جو دور سے تماشائی بنکر ہر بات کا جائزہ لیتی رہی ہیں۔ اگر آپ نے اس پر کسی تحقیق کا قدم نہ اٹھایا تو یہ دبی چنگاری شعلہ بھی بن سکتی ہے

ہم یہ سطریں لکھ رہے تھے کہ معتبر ذرائع سے خبر ملی کہ پرنسپل صاحب اسکول نے کوئی تحریر اسسٹنٹ منیجر صاحب کے حوالے کی ہے۔ اصل متن ہمارے سامنے نہیں۔ اتنا ضرور معلوم ہوا ہے کہ تحریر میں استعفیٰ کا اشارہ موجود ہے۔ ہم مضمون کو یہیں پر ختم کئے دیتے ہیں۔ صحیح حالات معلوم ہونے پر تبصرہ کریں گے۔ فی الحال سرشک گفتہ کا شعر نظر کے سامنے آگیا ملاحظہ ہو ؎

جب دوستوں کو غور سے دیکھا تو یہ عقدہ کھلا
ہے کمپنی کی کمپنی اندر سے کچھ باہر سے کچھ

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ (۴)

طور سے ان پر بہت خراب اثر پڑتا ہے۔

سڈنی میں ڈاکٹروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر جے لیاکو نے بتایا کہ ماؤں سے جدائی کا اثر چھوٹے بچوں پر بہت زیادہ پڑتا ہے اگر تین سال سے کم عمر کے بچوں کو ان کی ماؤں سے کئی ہفتوں تک علاحدہ رکھا جائے تو اس سے ان کی نشو و نما متاثر ہوتی ہے اور اگر انھیں مستقل طور پر ماؤں سے جدا کر دیا جائے تو اس سے ان کی جسمانی ذہنی اور سماجی ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ بچوں کی عمر کے ابتدائی پانچ سال بہت اہم ہوتے ہیں اس زمانہ میں ان کا بنیادی کردار بنتا ہے اس عرصہ میں ماں کی قربت ان کے لئے بہت ضروری ہوتی ہے اگر پانچ سال کے بچوں کو سوا ماہ تک جدا رکھا جائے تو وہ جذباتی طور پر دوسروں سے میل جول کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں لیکن بچہ کو ماں کی طرح محبت کرنے والی دوسری عورت کی گود میں دیا جائے تو ممکن ہے اس پر زیادہ خراب اثر نہ پڑے تربیت کی اصل جگہ ماں کی آغوش ہے۔

اہل وطن سے

از نثار علوی ساقی کاکوروی

حقیقتاً یہ نظم حکیم نثار احمد صاحب ساقی نے وطن میں منعقد ہونے والے مشاعرے کے لئے لکھی تھی مگر منتظمین مشاعرے کی گوناگوں مصروفیتوں اور مشغولیتوں کی بنا پر مشاعرہ نہ ہو پایا۔ ایڈیٹر:۔

وطن والو کبھی پوچھو کہ پروانوں پہ کیا گذری
تمہارے چاہنے والوں پہ دیوانوں پہ کیا گذری

بتا اے آتش غم شعلہ سامانوں پہ کیا گذری
خدا ہی جانتا ہے سوختہ جانوں پہ کیا گذری

وطن کا نام پھیلانے گئے پردیس تھے ہم تو
نہ یہ پوچھو کہ کیا بیتی شبستانوں پہ کیا گذری

وہ جن پہ ناز ہے عالم کو یعنی فخر دنیا کو
دبنے میں ادب کے ان گلستانوں پہ کیا گذری

کہاں ہے مجمع یاراں کدھر ہے جشن گل رویاں
تری گلیوں پہ کیا بیتی گلستانوں پہ کیا گذری

جہاں کے باغ سارے ہی گریزاں ہو گئے جیسے
بسی آبادیاں بستی ہیں ویرانوں پہ کیا گذری

نظر آتا ہے جیسے سو گیا ہے کوئی دل والا
زمانہ ہے پریشاں اس کے ارمانوں پہ کیا گذری

بھلا بیٹھے ہیں قدریں جو سلف نے ہم کو بخشی تھیں
بتائیں کیا بھلا اپنوں پہ بیگانوں پہ کیا گذری

گلوں پہ ہے نکھار آیا بہاریں بھی شگفتہ ہیں
یہ بلبل پوچھتی ہے سوختہ جانوں پہ کیا گذری

کھنڈر ہر سو نمایاں ہیں ٹپکی پڑتی ہے ویرانی
سراپا درس عبرت ہیں خیابانوں پہ کیا گذری

وطن میں تو ذرا جی بھر کے پی لینے دے اے ساقی
یہ ہے کس نے بتائیں گے میخانوں پہ کیا گذری

فروزاں ہجر میں جو تھیں چھلکتی جام بغیر فرقت میں
زمانہ دم بخود ہے آہ ان جانوں پہ کیا گذری

عزیزوں کے لہو پر جن کی بنیاد ہوئی قائم
ذرا دیکھے تو کوئی ایسے ایوانوں پہ کیا گذری

بٹھا لیں اپنی آنکھوں میں جو آئے ان کی گلیوں میں
یہاں کے رہنے والوں کے ان ارمانوں پہ کیا گذری

خدا رکھے وطن کو قائم و دائم بہ ہر صورت
یہ زندہ ہے تو پھر کیا فکر دیوانوں پہ کیا گذری

یہاں تو ہے مسلمانوں کو عادت ظلم سہنے کی
ذرا ہم سے بھی یہ پوچھو مسلمانوں پہ کیا گذری

وطن کو دیکھ کر ساقی ہماری عقل حیراں ہے
صبا ہی سے کوئی پوچھے گلستانوں پہ کیا گذری

بچوں کی تفریح

از شاداں احمد النساء کراچی

بچوں کے نظام اوقات میں بچوں کے ساتھ تفریح کا وقت ایک ضروری چیز ہے یہ محسوس کرنے کے لئے والدین بچے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ ہر بچے کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس کی موجودگی کو پسند کریں اور اس کے ساتھ تفریح کا وقت نکالیں۔

ہم میں سے اکثر لوگ مصروف زندگی کے عادی ہیں۔ اکثر لوگ کام کاج کے لئے گھر سے باہر جاتے ہیں۔ اور جو نہیں جاتے وہ دن بھر طرح طرح کے خیالات میں غرق رہتے ہیں۔ لیکن بچوں کے ساتھ وقت گزارنا بچوں کی ذہنی نشوونما اور ان کی تعلیم کے لئے ضروری ہے اس کے لئے ہمیں ایک تو اپنا کام چھوڑنا بھی پڑے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ایک ماں کو جو اپنا گھر بار بے حد صاف ستھرا رکھتی تھی اپنے بچے کی بے چینی اور رنجیدگی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ بچہ اسے بہت دق کرتا تھا۔ ماں بڑی سمجھدار تھی اس نے بچوں کی پرورش کے متعلق کتابیں بھی پڑھی تھیں اور اسے یقین تھا کہ وہ بچوں کی صلاحیتوں کے مطابق تمام ضروریات پوری کر رہی ہے۔

یہ خاندان ہمارے مصروف شہر کی ایک اہم سڑک پر ایک فلیٹ میں آباد تھا۔ بچے کے لئے جب اس کی ماں کام میں مصروف ہوتی تو اپنے کمرے کے سوا کہیں کھیلنے کی جگہ نہ ہوتی اسے پڑوسیوں کے بچوں سے چپ چاپ کھیلنا پڑتا تھا اور وہ شور بھی نہیں مچا سکتا تھا وہ اپنا گیند لئے ہوئے ہر طرف پھرتا تھا۔ اور جہاں گیند پھینکتا ہر طرف سے روکنے اور کھیل بند کرنے کی صدا آتی تھی۔

آخر کار ماں نے اپنے روزانہ کے کام کی فہرست بنائی یہ فہرست بڑی طویل تھی اسے احساس ہوا کہ یہ کچھ کام وہ بچے کے پڑھنے تک ایک دن چھوڑ کر بھی کر سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے تمام کاموں کا جائزہ لیکر بعض حتی المقدور کم کیا اور گاہے گاہے وہ بچے کو سیر باغ! چڑیا گھر لے جانے لگی اسے یہ حقیقت معلوم ہوگئی کہ تفریح بچے کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔

باپ کو بھی یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ بیوی اور بیٹا خوش و خرم ہیں اور وہ بھی اپنے بچے کا ساتھ دینے میں برابر کا شریک ہو گیا۔

یہ صحیح ہے کہ بچے، اسے گھر میں جہاں بچوں کے لئے تفریح کا وقت نکالنا ضروری ہے وہاں یہ بھی لازمی ہے کہ بچوں میں گھر کا کام کرنے کی عادت ڈالی جائے بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے جائیں گے یہ معلوم ہوگا کہ گھر میں تعاون کا صحیح ماحول جو ہم نے قائم کیا ہے شخصی حکومت کے اصول سے کہیں زیادہ مفید ہے بہت چھوٹے بچے بھی گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں چھوٹا بچہ اپنے کھلونے خود رکھ سکتا ہے اگر کھونٹیاں نیچی ہوں تو اپنے کپڑے خود ٹانگ سکتا ہے نیچی جماعت میں پڑھنے والا بچہ پیغام رسانی کر سکتا ہے۔ نہا سکتا ہے۔ بعض اوقات برتن دھو سکتا ہے چھوٹی بچیاں کبھی کبھی ناشتہ تیار کر سکتی ہیں۔ بڑے بچے عام آدمیوں کی سی ذمہ داریاں لے سکتے ہیں۔ لیکن احتیاطی تدبیروں کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔

بچوں کو وہی کام دینا چاہیے جو ان کی صلاحیت کے مطابق ہو اور ایسا بھی ہو کہ وہ اس کے مکمل کرنے تک اس میں نہایت شوق سے مصروف رہیں۔

بچوں کو ماؤں سے الگ رکھنے سے ان پر خراب اثر پڑتا ہے

آسٹریلیا کے ایک ممتاز ڈاکٹر نے اعلان کیا ہے کہ پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو ان کی ماؤں سے زیادہ عرصہ دور رکھنے سے نفسیاتی

باقی صفحہ (۳)

حالات وطن

انجمن ترقی اردو کا جلسہ کاکوری میں

(اسٹاف رپورٹر کے قلم سے)

انجمن ترقی اردو کا ایک جلسہ نور اللغات آفس کاکوری میں بصدارت بابو رام گپتا ہوا۔ ایک تجویز بہ تحریک طاہر حسن صاحب علوی ذاکر حمید صدیقی مرحوم کے بوقت دنیا سے منہ موڑنے پر جو نقصان ادب اردو کو ہوا۔ مرحوم کے واسطے دعائے خیر اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار ہو۔ بصدارت بابو رام گپتا پاس کی گئی۔ دوسری تجویز میں یہ طے ہوا کہ انجمن ترقی اردو کے سابق صدر پنڈت آنند نرائن ملا کو ان کی شاعرانہ اہمیت اور اردو ادب کی پرخلوص خدمات کے صلے میں ان کی کتاب "میری حدیث عمر گریزاں" پر ساہتیہ اکاڈمی کی جانب سے ۱۹۶۳ء میں اردو کی بہترین تصنیف ہونے پر ملا صاحب کو مبارکباد دی گئی اور ان کی ادبی کوششوں کو جو اردو زبان کے سلسلے میں وہ کر رہے ہیں سراہا گیا۔ نیز اردو کیلئے ڈاکٹر زیدی کا جرأت مندانہ اقدام ان کا [illegible] کونسل سے واک آؤٹ اردو چاہنے والوں کے لئے بیحد پسندیدہ قابل احترام ہے اور دوسروں کے واسطے ایک مثال۔ ہم ممبران جلسہ ڈاکٹر زیدی کے اس دلیرانہ اور حوصلہ مندانہ اقدام پر ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور وزیر اعلیٰ مسز سوچیتا کرپلانی سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اردو زبان کو علاقائی زبان بنا کر وہ ہندوستان میں قومی یکجہتی اور اتحاد کو مضبوط کریں گی۔ ہماری کاکوری میں اردو پڑھانے والے استاد بالکل نہیں ہیں۔ اور یہاں اردو کی حالت بہت نازک ہے۔ ہم کو قوی امید ہے کہ ہماری وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم اس طرف اپنی فوری توجہ مبذول فرمائیں گے اور کاکوری کے قومی اتحاد و یکجہتی کو ٹکڑے ہونے سے بچانے میں جلد ہماری مدد کریں گے۔

عازمین حج بیت اللہ شریف

لکھنؤ سے مفتی محمد رضا صاحب انصاری فرنگی محلی مع اپنی والدہ محترمہ اور اہلیہ قطب میاں صاحب کے ۱۰ مارچ کو روانہ ہو چکے ہیں۔ اجازت آگئی ہے کمپنی کی اطلاع بھی آگئی۔ آپ اسلامی جہاز جو غالباً ۲۵ کو روانہ ہو رہا ہے۔ جائیں گے۔

قصبہ کے مشہور و تجربہ کار طبیب مرزا شکور بیگ صاحب کو بھی اجازت مل گئی ہے حکیم صاحب موصوف بھی مع بیگم صاحبہ اور بھاوج بھائی مرزا اسکندر بیگ قدر کاکوروی کے عنقریب ہی روانگی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ غالباً ان کا آخری جہاز ۲۸ مارچ کو روانہ ہو رہا ہے۔

تقریب

لالہ شیو نرائن لال صاحب نگم نے اپنے دونوں پوتوں (مدن گوپال نگم ایڈوکیٹ کے دونوں صاحبزادے) کی تقریب بڑی شاندار پیمانہ پر منائی۔ ایک پوتے کا سر مونڈن اور دوسرے کا کن چھیدن ہوا۔ قصبہ کے ہندو مسلمان سب ہی مدعو تھے قریب قریب تین سو ساڑھے تین سو کا مجمع شریک ہوا۔ دعوت ۸ بجے رات کو اپنے مقررہ وقت پر شروع ہوئی لکھنؤ سے قابل ذکر شرکاء میں بابو ترلوکی ناتھ شری شیام چند سنہا ایڈوکیٹ، شری مراری پرشاد ایڈوکیٹ، چودھری چھیدا لال صاحب ایڈوکیٹ شری گلیندر ناتھ سنگھ وغیرہ موجود تھے۔ یہ تقریب ۱۲ بجے رات کو بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دسویں درجہ کے طلباء کو الوداعی پارٹی

کل آٹھ مارچ کو کاکوری ہائر سکنڈری اسکول کے طلباء نے اپنے دسویں درجے کے ساتھیوں کو الوداعی پارٹی دی جس میں مدعو سب ہی حضرات تھے حاضرین میں کمیٹی انتظامیہ کے تین حضرات شریک تھے۔ لالہ شیو نرائن لال صاحب ڈاکٹر معزالدین صاحب اور قاضی ولی حیدر صاحب بعد میں محمد کامل صاحب بھی آگئے تھے۔

پرنسپل صاحب اسکول بھی آج ہی صبح دہلی سے واپس آگئے تھے۔ مخصوص شرکا میں قابل ذکر ایک نئے باہری مہمان تھے جو اپنے شوق میں شریک ہونے لکھنؤ آئے تھے ان کا نام ڈاکٹر زد کوت ہے۔ روس کے رہنے والے ہیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں رشین پروفیسر ہیں۔ پرنسپل صاحب کی تقریر سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ رشین مہمان سے بھی تقریر کی استدعا کی گئی۔ موصوف نے ہندی میں بہت گھبراتے ہوئے مختصر تقریر کی۔ ان کے بعد محمد کامل خاں صاحب اور خود منیجر صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ آخر میں اسکول منیجر ڈکشٹ جی نے امتحانات کے ضروری نکات سمجھائے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ رات میں طلبہ اسکول کی طرف سے کچھ کلچرل پروگرام پیش کئے گئے۔

ہم خبر لکھ چکے تھے کہ معاصر قومی آواز کی ایک خبر دیکھ کر پتہ چلا کہ ہمارے مہمان خصوصی ڈاکٹر زدکوت پروفیسر ہونے کے علاوہ روس کا بہترین شاطر لکھنؤ میں بولتے تین آدمیوں کے پچاسوں کو مات دیکر ہرا دیا ہے۔ قومی آواز نے پوری فہرست شائع کی ہے۔

ولادت :-

پاکستان کی ایک نجی تحریر سے اطلاع ملی ہے کہ سائرہ خاتون علویہ (صاحبزادی شفیق احمد صاحب علوی) کے یہاں ۱۹ ر رمضان کو لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ مبارک کرے۔ زچہ و بچی الحمد اللہ دیوا اسپتال ناظم آباد کراچی میں بخیریت ہیں۔

سجاد الحسن صاحب بیتاب علوی حادثہ سے دوچار

پاکستان کے نجی خط سے یہ اطلاع ملی ہے۔ بیتاب صاحب خود تحریر فرماتے ہیں۔ میری خیریت کیا پوچھتے ہو بزرگوں کی دعا یا کوئی اتفاقیہ سرزد شدہ نیکی کام آگئی ورنہ رمضان کی ۲۹ ر تاریخ ہی کو اللہ کے پیارے ہو جاتے۔ مختصر واقعہ یہ ہوا کہ لئیق الدین صاحب علوی کے گھر سے اپنے گھر واپس جا رہے تھے کہ لالوکھیت اور فیڈرل ایریا کے چوراہے پر ہماری بس نمبر ۹ نے نئی کراچی کی ایک اور

لوڈ اور تیز رفتار بس کو نیچے گرا دیا۔ میں دور جا کر گرا۔ مگر بحمد اللہ چوٹ نہ آئی۔ چیخ پکار، خون، ڈبل کے ٹوٹے شیشے دیکھنے کے قابل تھے میں حسب عادت اور ہدایت یٰسین شریف پڑھ رہا تھا۔ بچ گیا۔ بڑی دیر تک حواس باختہ رہا۔ مگر آرو باختہ ڈرائیور نے کیا پتہ کہ کتنے گھروں کا چراغ بجھا یا۔ اب بھی تصور کرتا ہوں تو گلوکوز وکوراسین کا جام چڑھا کر بات کرتا ہوں۔ ویسے سب خیریت ہے۔ عید ملن پارٹی اب کی بالکل پھیکی پھیکی رہی اور انتخابات تو ایسے حل ہوئے۔ میں نے اس ہنگامہ پر بڑا احتجاج کیا کہ یہ انتخابات ہیں کہ نیلامی بولیاں ہو رہی ہیں۔ دو ہزلیں ضرور سنائیں۔ ہاں بھئی تمہارے ثاقب نے لوگوں کو ہنسا ہنسا دیا۔ جبکہ پہلی بار اکبی اپنی حرکتوں کا قوالی کا پروگرام پیش کیا۔

ٹکسٹائل انجینئرز میں میرے لئے خدا کا شکر ہے کہ ماحول سازگار ہے خداوند کریم ترقی اور استقامت عطا فرمائے۔

واپسیاں

منظر علی صاحب علوی ۳ ر مارچ کو اپنے مستقر کراچی روانہ ہو گئے

حکیم نثار احمد صاحب علوی ساقی اور احسان احمد صاحب احسان ۵ ر مارچ کو ۲ بجے دن کی گاڑی سے اپنے مستقر کراچی روانہ ہو گئے۔

علالتیں

خان بہادر نظام الدین صاحب گذشتہ میں ہم نے مختصر سا نوٹ دیا تھا جو کچھ ہمیں معلوم ہو پایا تھا۔ ہمیں اس کا علم نہ تھا کہ موصوف ڈاکٹر حسن الدین حسین صاحب کے زیر علاج ہیں۔ تکالیف کا بڑھنا اور دوسرے ڈاکٹروں کو دکھایا جانے کا حسب علم ہو لکھا گیا۔

خان بہادر صاحب کو ڈاکٹر کھنا اور ڈاکٹر عارف نے دیکھا تو اکیسرے کی تجویز کی انھیں دونوں ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے تھی بعد میں ڈاکٹر زیدی صاحب نے دیکھا اور اسکرین اور اکیسرے انھوں نے بھی لئے ہیں۔ ابھی تشخیص مرض نہ ہو پائی ہے اگرچہ گفتگو میں بڑی حد تک پہلے دونوں ڈاکٹروں نے اپنے کو نہیال پایا ہے گر مرض خفت اور ثبات

میں اختلاف اہم نہیں ہوا کرتا اس کی نزاکت اور اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ صحیح علاج اسی وقت ممکن ہے جب رپورٹ ملجائے اور تشخیص مرض ڈاکٹر کو ہو جائے۔ باری تعالیٰ تکالیف کو کم کر دے اور صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

سلام خاں صاحب کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ موصوف پر گذشتہ ہفتہ دوران سر اور غلبۂ بلڈ پریشر کا حملہ ہوا۔ ۲۴ گھنٹے طبیعت ایک حال پر رہی۔ ڈاکٹر محمد حکیم صاحب لکھنوی کو رجوع کیا گیا جنھوں نے فوراً انجکشن دئیے۔ جس سے سکون ہوا۔ اب الحمدللہ بہتر ہیں۔

غلط افواہ:۔ جمعہ کے دن صبح کو کامل خاں صاحب وغیرہ بھائی کو بہتر چھوڑ کر لکھنؤ گئے۔ کچہری میں ان کو خبر ملی کہ خدانخواستہ سلام خاں کا انتقال ہو گیا۔ یکایک اطلاع نے ایسا سراسیمہ اور پریشان کر دیا کوشش کی کہ ٹیلیفون سے رابطہ قائم کریں۔ ڈاک خانہ سے پوچھا کہ ہمارے گھر کی کوئی خبر ہے اس کے فوراً ہی بعد فتح آباد کی لاری سے کاکوری واپس آئے۔ مگر لکھنؤ میں خبر ہو چکی تھی۔ خود سلام خاں کی لاری کاکوری فتح آباد کے سننے والوں کو دیکر روانہ ہو رہی تھی درگاہ گنج پہونچ کر معلوم ہوا کہ خبر کسی جھگڑے کی اڑائی ہوئی ہے۔ سلام خاں بخیریت ہیں ظاہر ہے کہ اس خبر سے ایک عجیب پریشانی کا سماں چھا گیا تھا۔

ڈاکٹر رام سروپ صاحب:۔ معلوم ہوا ہے کہ موصوف کسی مریض کو دیکھنے سائیکل سے جا رہے تھے سائیکل کا پہیا سلپ ہو جانے سے گر پڑے ہاتھ کے شانے کی ہڈی سرک گئی جس سے سخت تکلیف رہی۔ دواؤں کا استعمال ہو رہا ہے پہلے سے تکلیف کم ہے۔

مسز بسنگھل: اطلاع ملی ہے کہ موصوفہ جو سیتاپور آئی ہاسپٹل میں داخل تھیں دو سوا دو ماہ کے مسلسل قیام و علاج معالجہ کے باوجود مایوس واپس آگئیں ابھی تک کسی قسم کا کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔

اشتیاق احمد صاحب عباسی:۔ الہ آباد سے محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی مطلع فرماتے ہیں کہ اشتیاق احمد صاحب عباسی نے ایم ڈی آئی اسپتال الہ آباد میں داخلہ لیا ہے۔ ۵ / مارچ کو آنکھ کا آپریشن ڈاکٹر ایم پی ورما صاحب کرینگے۔ احباب و اعزاء دعا فرمائیں کہ آپریشن کامیاب رہے۔ اللہ تعالیٰ بینائی عطا فرمائے۔ آمین۔

چیچک:۔ ابھی تک برابر قصبہ میں اپنا سکہ جمائے ہوئے ہے۔ زیادہ زور احاطہ حضرت صاحب میں رہا۔ جہاں بیشتر بچے اس میں مبتلا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ سب بچوں کے ٹیکے لگوا دیے گئے تھے پھر بھی چیچک نکلی۔

شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب کے سب بچوں کے چیچک نکلی چھوٹی دادا کی بچی اب بھی مبتلا ہے اور بچے تو الحمدللہ اچھے ہو گئے ہیں مزید زیادہ شبہ ٹیکوں کی خرابی کا معلوم ہوتا ہے۔ سوئی خراب ہو یا خود دوا بہرحال ٹیکہ کسی لڑکے کے بھی ابھی تک اچھے نہیں لگے ہیں۔

امین سلمہ کے بچے شاداب اور نجمہ دونوں اس تکلیف میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت عطا فرمائے۔

تصحیح:۔ گذشتہ پرچے میں بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں چنانچہ علوی صاحب کاکوروی دہلی سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی دونوں غزلوں میں جو صفحہ اوّل پر درج ہیں اس میں پہلی غزل کا پانچواں شعر کا پہلا مصرعہ یہ ہے: "تم اپنے ہو عنایت ہی سمجھئے یہ ایک رعایت ہے" بجائے "رعایت" کے "اعانت" چھپ گیا ہے۔ تصحیح کر لیجئے۔

چھٹے شعر کا چوتھا مصرعہ یوں ہے "تسلسل ہائے راہ زندگی کو کیا کہئے" اس میں "تسلسل" کے بجائے "تسلی" چھپ گیا ہے۔

دوسری غزل کے مقطع کا پہلا مصرعہ یوں ہے: "مجھ کو دے علوی میرے دل کے داغوں کو" یہاں "مجھ" کی جگہ "مجھو" چھپ گیا ہے۔ رمز صاحب کے قطعات میں "پر" کی جگہ "پھر" لکھ گیا۔

"ہر روش پھر ہی انداز طرب سے لے رمز" عرض کہ ناظرین اخبار مہربانی فرما کر تصحیح فرمالیں۔

ایک اور حادثہ:۔ آخر کار آج تک معتبر ذرائع سے یہ خبر پہونچ ہی گئی کہ ابتہاج سلیم پرویز کی شریک و الفت حسن کی کا بھی تبادلہ بیا ضلع کر دیا گیا ہے۔

سہرا

بہ تقریب شادی خانہ آبادی نورچشم کمال احمد عباسی دملکت پاکستان خلف عالی مرتبت جناب انیس احمد صاحب عباسی کاکوروی ایڈیٹر حقیقت لکھنؤ

پیش کردہ خادم دیرینہ مدار بخش مبارقی

کیوں نہ فردوس نظر ہو ترے سر پر سہرا
چھین لیتا ہے حسینوں کا مقدر سہرا

ہر لڑی میں تھی درازی قیامت لیکن
طول میں ہے قد نوشہ کے برابر سہرا

جتنی لڑیاں ہوں لکھو سب پہ نبی و اللہ
توبہ توبہ نہ خدا ہے نہ پیمبر سہرا

ملے رو عشق و وفا کرتا ہے کس حسن کے ساتھ
سر جھکائے ہوئے نوشہ کے قدم پر سہرا

ماں کا دامن ہے جو سر پر تو بہن کا آنچل
ڈھیرے کے سایہ میں ہے سر پر سہرا

روح افزا ہے عزیزوں کو تو پھولوں کی مہک
دل دشمن کے لئے بن گیا ہے نشتر سہرا

آج کس طرح مسرت سے ہوں شاد احبّ
دیکھ کر چاند سے رخ پر ترے بندھ کر سہرا

ہو مبارک تجھے گل چینی گلہائے مراد
کان میں کہتا ہے نوشہ کے جھک کر سہرا

گود میں ہوئے دلہن یہ تمنا ہے کہ کل
باہیں گردن میں ہوں سہرے کے برابر سہرا

دل احقر ہوا خوش عقد ثریا کی قسم
کہکشاں بن گیا ماتھے پہ بکھر کر سہرا

ریحانہ بنت حسن احمد صاحب:۔

آج کی ڈاک سے حیدرآباد کی ایک تحریر سے یہ خبر ملی کہ ام حبیبہ عرف ریحانہ دختر صاحبزادی حسن احمد صاحب علوی کو آج چودہ دن سے شدید بخار آ رہا تھا پہلے حکیم محمد صاحب کا علاج رہا کوئی فائدہ نہ دیکھتے ہوئے ایلوپیتھک علاج سے رجوع کیا گیا۔ دو دن کچھ افاقہ نظر آیا۔ تیسرے دن پھر بخار شدت پکڑ گیا آج یکم مارچ کو عثمانیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد میں داخل کر دیا گیا۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

الوداعی پارٹی:۔

آج ۱۰ مارچ کو جو نیر گرلس اسکول میں آٹھویں درجہ کی طالبات کو جو امتحان میں بیٹھ رہی ہیں الوداعی پارٹی دی گئی جس میں قصبہ کی ممتاز بیبیاں مدعو تھیں ساتھ ہی سیدہ مسرور حسن راضیہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک پر تکلف پارٹی جیمز ٹاؤن میں بڑا کرنا کمال خاں صاحب کو ان کی کامیابی کی خوشی میں دی گئی۔ یوں تو بہت سی پارٹیاں اس طرح کی ہوئیں مگر یہ پارٹی خاص خصوصیت کی حامل تھی اس میں جو دعوتی رقعہ تقسیم کئے گئے وہ دستی بنگ کے تھے اور ہر شریک ہونے والے کو ایک دستی رومال کشیدہ کاری دیا گیا۔ محمد کمال خاں صاحب کے ساتھ ان کے مخصوص احباب شریک پارٹی ہوئے۔ بہرحال یہ پارٹی گھنٹہ پون گھنٹہ کی نشست کے بعد قریب مغرب بحسن و خوبی ختم ہوئی۔

ولادت:۔ ابھی ابھی آج ۱۰ مارچ کو لکھنؤ سے یہ پُر مسرت خبر ملی ہے کہ بیگم عبداللہ صاحب علوی کے یہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ مبارک کرے ہم بیگم عبدالرحمٰن علوی مرحوم اور عبدالقیوم صاحب علوی کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

شادی خانہ آبادی:۔ آج ۱۲ مارچ بذریعہ شفیق احمد صاحب علوی معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ ۵ مارچ بروز جمعہ حسن سلمہ صاحبزادہ مولانا محمد حسن صاحب علوی کا عقد ہو گیا انشاء اللہ رخصتی عروس اکتوبر میں ہوگی تفصیل موصول ہونے پر شائع ہوگی۔ اللہ مبارک کرے۔